مولانا محمد مغیرہ،
خطیب مسجد احرار، ربوہ

حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

قرآن و حدیث کی روشنی میں

بنی اسرائیل کا ایک فرد جس کا نام عمران اور اس کی بیوی کا نام حنہ تھا۔ میاں بیوی دونوں پارسا اور متقی تھے اور ان کی پارسائی بنی اسرائیل میں مشہور تھی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کہ اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ کون ہے جس کو اولاد کی تمنا نہ ہو۔ عمران بھی اولاد کے متمنی تھے مگر اس کی بیوی مائی حنہ تو بہت ہی تمنا کرتی رہتی اور اپنے پروردگار کے حضور عاجزی اور انکساری سے اکثر و بیشتر دعائیں مانگتی اور مقبولیت کی منتظر رہتی تھی۔

عجب اتفاق کہ ایک دن اپنے گھر کے صحن میں مائی صاحبہ چہل قدمی کر رہی تھیں کہ ایک پرندہ اپنے ایک معصوم بچے کو ساتھ لئے اڑتا ہوا (غالباً) ان کے مکان کے صحن میں آ بیٹھا۔ بچے کو اپنی والدہ کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر مائی صاحبہ کے دل پر چوٹ سی لگی اور اولاد کی محبت سے سرشار مائی صاحبہ نے اضطراب کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے کہ اے پروردگار عالم اس پرندے کی طرح مجھے بھی اولاد کی نعمت عطا فرما۔ ایسی اولاد جو ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہو۔ دل سے نکلی ہوئی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت سے نوازا اور مائی حنہ صاحبہ نے چند دن بعد اپنے آپ کو حاملہ محسوس کیا۔ حنہ اس پر بے حد خوش ہوئی اور اسی خوشی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے منت (نذر) مان لی کہ جو بچہ پیدا ہوا اس کو مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی۔ ایام حمل خوشی خوشی گزرتے رہے بالاخر امید بر آنے کی گھڑی کا انتظار کرنے لگی۔ جب وقت ولادت آن پہنچا تو معلوم ہوا کہ پیدا ہونے والا بچہ لڑکی ہے لڑکا نہیں۔

جہاں تک اولاد ہونے کا تعلق ہے تو مائی حنہ بہت خوش اور مسرور تھی اور خوشی خوشی نومولود بچی کا نام مریم رکھا۔ سریانی زبان میں جس کا معنیٰ خادمہ ہے۔ تاہم نذر مان چکی تھی کہ نومولود بچہ مسجد اقصیٰ کی خدمت کرے گا اس منت کے پیش نظر پریشان تھی کہ اب کیا ہوگا، لڑکی کیسے مسجد اقصیٰ کی خدمت کر سکے گی؟ مگر اس پریشانی کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے دور کر دیا کہ:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ

"کہ مریم کو اس کے رب نے اچھی طرح قبول کر لیا ہے"

جس سے مائی صاحبہ کی پیدا شدہ پریشانی دور ہوئی۔ مریم نامی لڑکی حسبِ قانون ایزدی جوان ہوئی تو خدمت مسجد اقصیٰ کا مسئلہ سامنے آیا۔ والد چونکہ پہلے ہی انتقال کر چکے تھے لازم تھا کہ اس لڑکی کا کوئی کفیل ہو جس کی سرپرستی میں لڑکی خدمت بیت المقدس کا فریضہ انجام دے سکے۔ سرپرستی اور کفالت کا فریضہ حضرت زکریا علیہ السلام کو سونپا گیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بیت المقدس سے ملحقہ ایک کمرہ سیدہ مریم کے لئے مختص کر دیا جس میں دن بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی، وقت ملنے پر بیت المقدس کی خدمت کرتی اور شام کو حضرت زکریا علیہ السلام ان کو اپنے گھر لاتے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ "ایشاع" حضرت مریم کی خالہ تھی، رات اپنی خالہ کے ہاں بسر کرتی۔

حضرت مریم شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتیں اور جب بیت المقدس کی خدمت کا موقع ملتا تو اس خدمت کو انجام دیتیں ان کا زہد و تقویٰ بنی اسرائیل میں ضرب المثل بن گیا۔ لوگ ان کی عبادت کی مثالیں دیتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ اسلام ان کی نگہبانی کے باعث کبھی کبھی ان کے کمرہ میں تشریف لاتے تو بے موسم پھل ان کے پاس دیکھتے کب تک چپ رہتے بالآخر ایک دن پوچھ لیا کہ یہ کہاں سے آتے ہیں۔ جس پر حضرت مریم نے جواب دیا۔

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ اِنَّ اللهَ يَرْزُقُ مَن يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَاب

حضرت مریم اپنی زندگی کے ایام اسی طرح اللہ کی عبادت اور مسجد اقصیٰ کی خدمت (جو عبادت ہی ہے) میں گزارتی رہیں جس کو اللہ نے پسند کیا اور ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اللهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعٰلَمِيْن

(اے مریم) تحقیق اللہ نے تجھے بزرگی دی اور پاک کیا اور دنیا کی تمام عورتوں سے برگزیدہ کیا۔

حضرت مریم اپنے خلوت کدہ میں وقت گزارتی اور اپنی حاجات ضروریہ کے علاوہ کبھی باہر نہیں نکلتی تھیں۔ ایک دفعہ اپنی کسی ضرورت کیلئے مسجد اقصیٰ کی شرقی جانب لوگوں کی نظروں سے دور ایک جگہ بیٹھی تھیں کہ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں ظاہر ہوئے۔ ایک اجنبی شخص کو دیکھ کر حضرت مریم گھبرائیں اور کہنے لگیں کہ اگر تجھ کو خدا کا کچھ بھی خوف ہے تو میں تجھ کو خدائے رحمٰن کا واسطہ دیکر تجھ سے پناہ چاہتی ہوں۔ اُس نے کہا میں انسان نہیں بلکہ اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور تجھ کو بیٹے کی بشارت دینے آیا ہوں۔ جس پر حضرت مریم نے کہا

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا

جواباً حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا

كَذٰلِكِ اللهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ اِذَا قَضٰى اَمْراً فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْن۔

حضرت جبریل نے یہ بشارت سنا کر ان کے گریبان میں پھونک دیا۔ جس سے حضرت مریم نے کچھ دنوں بعد اپنے آپ کو حاملہ محسوس کیا تو بتقاضائے بشریت ان پر ایک قسم کی اضطراب کی کیفیت طاری ہو گئی اور اس کیفیت نے اس وقت شدید صورت اختیار کر لی جب انہوں نے دیکھا کہ مدتِ حمل ختم ہونے والی ہے اور بچہ کی ولادت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے سوچا اگر بچے کی ولادت قوم میں رہتے ہوئے عمل میں

آتی ہے تو نہ معلوم قوم کیا کرے اور کیا کہے۔ مناسب یہ ہے کہ لوگوں سے دور بچے کی ولادت ہو۔ یہی سوچ کر مسجد اقصیٰ سے تقریباً نو میل دور کوہ سراۃ کے ایک ٹیلہ پر چلی گئیں یہاں پہنچ کر چند دن بعد درد زہ شروع ہوا، تکلیف و اضطراب کی حالت میں کھجور کے ایک درخت کے تنے کے سہارے بیٹھ گئیں۔ اور پیش آنے والے نازک حالات کا اندازہ کر کے انتہائی قلق اور پریشانی کی حالت میں کہنے لگیں

يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا

کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور میری ہستی کو لوگ یک قلم فراموش کر چکے ہوتے۔ اسی پریشانی کی حالت میں تھیں کہ نخلستان کے نشیب سے فرشتہ نے آواز دی

وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا

خوف نہ کر اور غمگین نہ ہو تیرے پروردگار نے تیرے نیچے نہر جاری کر دی ہے۔

وَهُزِّيْ إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔

اور کھجور کا تنا پکڑ کر اپنی طرف ہلا تازہ اور پکے ہوئے پھلوں کے گوشے تجھ پر گرنے لگیں گے۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا۔

کھا پی اور (اپنے بچے کے نظارہ سے) اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔

حضرت مریم پر تنہائی، تکلیف اور نزاکت حال سے جو خوف طاری تھا فرشتہ کی تسلی بخش پکار اور عیسیٰ علیہ السلام جیسے برگزیدہ بچے کی پیدائش اور اس کے دیکھنے سے کافور ہو گیا اور اپنے بچے عیسیٰ کو دیکھ کر خوش ہونے لگیں تاہم یہ خیال ہر وقت کانٹے کی طرح کھٹکتا کہ اگرچہ میرا خاندان میری پاکدامنی سے ناآشنا نہیں پھر بھی بن باپ کے بچہ کی پیدائش ان کے لئے حیرانگی کا سبب ہے میں اس کا کیا جواب دوں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی اس نیک بندی کو کیوں کر پریشان اور بے سہارا چھوڑتے اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کے ذریعہ پیغام پہنچایا کہ جب تو اپنی قوم میں پہنچے اور تجھ سے اس معاملہ میں بات کرنے لگے تو خود جواب نہ دینا بلکہ اشارہ سے بتانا کہ میں روزہ دار ہوں اس لئے بات نہیں کر سکتی (کہ بنی اسرائیل میں روزہ کے ساتھ خاموشی ضروری تھی) جو کچھ پوچھنا ہے اس بچے سے پوچھ لو۔ یہ پیغام سن کر حضرت مریم اطمینان کے ساتھ اپنے بچے کو گود میں لئے بیت المقدس کی طرف چل دیں۔ جب شہر میں پہنچیں اور مریم علیہا السلام کو بچہ سمیت دیکھا تو وہی کچھ ہوا جس کا حضرت مریم کو خدشہ تھا۔ لوگوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو چہار جہت گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے۔

يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا يٰأُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ أَبُوْكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا

اے مریم تو نے تو عجیب بات (بن شوہر بچہ) کر دکھائی۔ بڑی تہمت کا کام کر گزری ہے اے حارون کی بہن۔ نہ تیرا باپ برا تھا اور نہ ہی تیری ماں بد چلن تھی۔ (اور تو کیا کر بیٹھی) جس پر مریم علیہا السلام نے حسب ارشاد خداوندی بچے کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس بچے سے پوچھ لو یہ اس کا جواب دیگا۔ جس پر لوگوں نے کہا کہ

كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

بھلا اس سے کیا بات کریں جو ابھی گود میں (شیر خوار) بچہ ہے۔ بچہ کو اللہ نے طاقت دی جس پر عیسیٰ علیہ السلام اپنی

شیر خوارگی کی حالت میں بول اٹھے۔

انی عبداللہ اتانی الکتبَ وجعلنی نبیاہ وجعلنی مبرکاً اینَ ماکنت و اوصانِی بِالصّلوٰۃِ والزکوٰۃِ مادُمت حیاً وبَرَّآ بِوَالِدتِی وَلم یَجعَلنِی جَبّارًا اشقیاً۔ وَالسّلامُ عَلَیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً

میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور اسی نے مجھے نبی بنایا اور اس نے مجھے بابرکت کیا خواہ میں کسی جگہ پر ہوں اس نے مجھے نماز اور زکواۃ کا حکم دیا جب تک زندہ رہوں اور اس نے مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا اور مجھے نافرمان نہیں بنایا۔ مجھ پر اس کی سلامتی کا پیغام ہے جس دن میں پیدا ہوا، جس دن مروں گا اور جس دن پھر زندہ اٹھایا جاؤنگا۔ قوم نے اس شیر خوار بچے کی جب یہ بات سنی تو حیرت میں رہ گئی اور ان کو یقین ہو گیا کہ مریم کا دامن واقعی برائی سے پاک ہے اور بچہ کی پیدائش یقیناً اللہ کی جانب سے ایک نشانی ہے۔

یہ خبر ایسی نہیں تھی جو پوشیدہ رہتی جگہ جگہ پھیلتی چلی گئی اور معجزانہ ولادت کے چرچے ہونے لگے۔ تاہم اس معجزانہ ولادت کو بعض نیک فال اور بعض فال بد سمجھتے رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بچپن کے حالات و واقعات میں سے صرف ایک واقعہ جس کو ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں قرآن نے مختلف جگہوں پر بطور موعظت کے ذکر کیا ہے۔ (البتہ اسرائیلی روایات میں بہت کچھ موجود ہے)

مختصر یہ کہ اللہ نے اس مقدس بچے کی اپنی نگرانی میں تربیت اور حفاظت فرمائی۔ جب عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس کی عمر میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو منصب رسالت پر فائز فرمایا۔ بنی اسرائیل اس وقت ہر قسم کی برائیوں میں مبتلاء تھی انفرادی و اجتماعی عیوب و نقائص کا کوئی پہلو ایسا نہیں تھا جو اس وقت بنی اسرائیل میں نہ ہو۔ اور اعتقاد و اعمال دونوں قسم کی گمراہیوں کا مور بن چکے تھے حتیٰ کہ اپنی قوم کے ہادی اور پیغمبروں کو قتل کر دیتے تھے۔ منصب رسالت پر فائز ہوتے ہی آپ نے اس قدر انہماک سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کر دیا کہ ہمہ تن ہی کام کے ہو کر رہ گئے جس کے باعث نہ آپ نے شادی کی اور نہ ہی رہنے کیلئے کوئی مکان (گھر) بنایا۔ شہر شہر گاؤں گاؤں اللہ تعالیٰ کا حکم سناتے اور دین حق کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے۔ جہاں بھی رات آجاتی وہیں بغیر سامان راحت و آسائش رات بسر کرتے اور صبح کو پھر اللہ کے دین کی تبلیغ کے لئے چل نکلتے اس قدر محنت کے بعد چند نفوس آپ پر ایمان لائے۔ لیکن وہ بھی غریب اور نادار قسم کے لوگ۔ آپ کو تقریباً چالیس سال تک تبلیغ دین کا موقع ملا۔

یہودی اپنی سابقہ روش کے مطابق مسلسل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں روز بہ روز ترقی کرتے چلے گئے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے منصوبے اور اس کی تدبیریں سوچتے کہ کسی طرح ان کو ختم کیا جائے جو ہمارے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں۔ بالآخر اپنے وقت کے حاکم کے پاس گئے اور عیسیٰ علیہ السلام کی مختلف قسم کی شکایتیں کرنے لگے کی عیسیٰ صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ حکومت کیلئے بھی خطرہ بنتے چلے جارہے ہیں۔ اور اُن کے پاس کچھ عجیب قسم کے شعبدے ہیں جن سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ اور ان کی خواہش

ہے کہ وہ خود بنی اسرائیل پر حکومت کریں۔ انہوں نے صرف دنیوی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ دینی اعتبار سے بھی ناقابل برداشت نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے ہمارے دین کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے اور وہ دن رات اسی کام میں مصروف ہیں۔ اگر اس فتنہ کا انسداد نہ کیا گیا تو نہ معلوم حالات کیا رخ اختیار کریں۔ اس لئے ان کو ابتدائی منازل میں کچل دیا جائے۔

کافی گفت و شنید کے بعد بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کا حکم دیا کہ مجرم کی حیثیت سے ان کو دربار میں لایا جائے۔

بنی اسرائیل اس پر بڑے خوش ہوئے اور ایک دوسرے کو مبارک بادیں دیتے ہوئے اس سے اگلے مرحلے یعنی گرفتاری کرنے کی تدبیریں سوچنے لگے کہ کس موقع پر کس طریقہ سے گرفتار کیا جائے۔

دوسری طرف عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ اب بنی اسرائیل کی مخالفانہ سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں اور انتہاء میرے قتل پر بھی ہو سکتی ہے تو اپنے قریبی ساتھیوں کو (جن کو قرآن نے حواری کے لفظ سے بیان کیا ہے) ایک مکان میں جمع کیا اور ان کے سامنے صورت حال کا نقشہ پیش فرما کر ارشاد فرمایا کہ امتحان کی گھڑی اب سر پر ہے اور کڑی آزمائش کا وقت ہے حق کو مٹانے کی سازشیں شباب پر ہیں۔ میں تمہارے درمیان زیادہ دیر نہیں رہوں گا اس لئے میرے بعد دین حق پر استقامت اور اس کی نشرواشاعت کا معاملہ صرف تمہارے ساتھ وابستہ ہے اس لئے بتاؤ کہ اللہ کی راہ میں کون مددگار ہے۔ حواریوں نے یہ کلام سن کر کہا ہم سب خدا کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور اپنی صداقت ایمان پر آپ کو گواہ بناتے ہیں اور دعاء کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ استقامت عطاء فرمائے۔

اس طرف سے مطمئن ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے فریضۂ تبلیغ انجام دینے کے ساتھ اس بات کے منتظر رہے کہ مخالفین اب کیا معاملہ کرتے ہیں جس پر اللہ نے اپنی نبی و رسول کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ومکروا ومکراللہ واللہ خیرالماکرین۔ اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی

یہودیوں نے بھی خفیہ تدبیر کی (عیسیٰ کے خلاف) اور اللہ نے بھی (یہود کے خلاف) تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ میں تجھے پورا پورا لینے والا ہوں اور اپنے پاس اٹھانے والا ہوں۔

مختصر یہ کہ وہ وقت آن پہنچا کہ بنی اسرائیل کے سرداروں اور کاہنوں کا گروہ جو تقریباً چار ہزار افراد پر مشتمل تھا (اور شیطان نے اس گروہ کے بڑوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پتہ بتا دیا کہ اس وقت فلاں مکان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود ہیں) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بند مکان میں محاصرہ کر لیا (جس میں آپ کے ساتھ بارہ حواری بھی موجود تھے) اپنی تدبیر پر سختی سے عمل کر رہے تھے اور اپنے تئیں یقین محکم لئے اندر داخل ہونے کیلئے پر تول رہے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی و رسول سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صحیح و سلامت جسم عنصری کے ساتھ اپنے پاس آسمان پر اٹھا لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رفع الی السماء کا بذریعہ وحی علم ہوا تو آپ نے اپنے حواریین کو بلایا اور ان کی

دعوت کی خود ان کے ہاتھ اپنے دست مبارک سے دھلائے اور بجائے رومال کے اپنے جسم کے کپڑوں سے ان کے ہاتھ صاف کئے (غالباً دعوت سے فارغ ہو کر) جس مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے اس کے چشمہ سے غسل کیا اور باہر نکلے تو آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے جب اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا بے شک تم میں سے ایک شخص مجھ پر ایمان لانے کے بعد بارہ مرتبہ کفر کریگا بعد ازاں فرمایا کون شخص تم میں سے اس بات پر راضی ہے کہ اس پر میری شباہت ڈال دی جائے اور وہ میری جگہ پر قتل کیا جائے اور میرے ساتھ جنت میں ہو یہ سنتے ہی ایک نوجوان آپ کے حوارییّن میں سے کھڑا ہوا اور اپنے آپ کو جانثاری کیلئے پیش کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا بیٹھ جا اور پھر اپنا سابقہ کلام دھرایا پھر بھی وہی نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں حاضر ہوں جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اچھا تو ہی وہ شخص ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنا عمامہ مبارک اور اپنا کرتہ اس کو عطاء کیا اور اس نوجوان پر اللہ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام کو اللہ نے بھیجا جو مکان کے روشن دان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لیکر آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ ایک روایت کے مطابق وہ شخص جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈالی گئی وہ کمرہ سے باہر نکلا (تفسیر قرطبی عن ضحاک)

دوسری روایت کے مطابق وہ گروہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان میں داخل ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے جا چکے تھے اور ان لوگوں نے اس آدمی کو (جس پر شباہت ڈالی گئی تھی) گرفتار کر کے قتل کرنے کے بعد سولی پر چڑھا دیا (تفسیر ابن کثیر عن ابن عباس)

جس سے یہود کی تیار کردہ سازش بری طرح ناکام ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا نبی ورسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام صحیح سلامت اللہ کے کئے ہوئے وعدے کے مطابق یہودیوں سے بچ کر آسمان پر تشریف لے گئے۔ اسی بات کو سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ نے ان لفظوں سے ذکر کیا ہے۔

وماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ لھم

انہوں نے نہ قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا۔

بات کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً۔

یہود نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا وہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

اس جگہ پر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اس بات کی وضاحت کر دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی نہ قتل کر سکے اور نہ ہی سولی پر چڑھا سکے۔ اور اللہ نے انکو اپنی طرف اٹھا لیا۔ جس سے اللہ کا کیا ہوا وعدہ پورا ہوا اور یہودیوں کے حصہ میں سوائے ناکامی کے اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔

وضاحت:

ہمارے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اہل کتاب میں سے دو طبقے موجود تھے۔ جواب بھی موجود ہیں۔ یہودی اور عیسائی۔ یہود کا دعویٰ قتل مسیح کا تھا جبکہ عیسائیوں کا دعویٰ یہ تھا

کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کے بعد سولی پر چڑھایا گیا پھر صلیب پر موت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر اٹھائے گئے۔ مگر قرآن نے ان دونوں طبقوں کے دعووں کو سراسر غلط قرار دیا اور یہ کہا کہ نہ وہ مقتول ہوئے جیسے یہود کا دعویٰ ہے۔ اور نہ وہ مصلوب ہوئے جیسے عیسائیوں کا دعویٰ ہے بلکہ زندہ ہی آسمانوں پر اٹھالئے گئے۔

حضور علیہ السلام سے مختلف انداز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمانوں پر موجود ہونے اور پھر دنیا میں تشریف لانے کے عنوان پر بیسیوں ارشادات عالی مسلمانوں کے پاس کتب احادیث میں موجود ہیں۔ چند ارشادات عالی پیش خدمت ہیں۔

۱۔ حضرت ربیع مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ عیسائی (ایک دفعہ) حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں جھگڑنے لگے کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہیں ہے تو پھر بتاؤ انکا باپ کون ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر طرح طرح کے جھوٹ اور بہتان لگانے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے جواب میں ارشاد فرمایا کہ تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم تسلیم نہیں کرتے کہ

ان حي لایموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء قالوا بلیٰ؛ درمنثور؛

تحقیق ہمارا رب زندہ ہے اس پر موت کبھی نہیں آئے گی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔ انہوں نے اس کا اقرار کیا کہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔

اس حدیث میں جو بات زیادہ قابل توجہ ہے وہ یہ ہے

یاتی علیہ الفناء

جس کا معنی کہ موت آئے گی جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ تھے اگر زندہ نہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ

اتی علیہا الموت

وہ تو فوت ہو چکے ہیں جو ایک اعتبار سے اس وقت ان کا زبردست رد تھا کہ مرے ہوئے کو خدا مانتے ہو۔ مگر آپ نے فرمایا ان کو موت آئے گی۔ کسی جگہ حدیث کے ایسے الفاظ نہیں ملتے جن سے موت کا مفہوم سامنے آئے۔

۲۔ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہود سے فرمایا

ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ۔ (ابن کثیر)

تحقیق عیسیٰ علیہ السلام ابھی مرے نہیں اور قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔

یہاں دیکھئے کہ یہود مخاطب ہیں آپ ﷺ کے جو عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ تصور کرتے تھے آپ نے کھلے لفظوں میں ہی ارشاد فرمایا کہ وہ مرے نہیں اور پھر فرمایا "راجع" کہ وہ دنیا میں لوٹنے والے ہیں۔ اس حدیث میں دو جملے نمبر ۱۔ لم یمت۔ نمبر ۲۔ انہ راجع۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم عنصری کے ساتھ زندہ ہونے پر واضح ہیں جو کسی زیادہ تشریح کے محتاج نہیں:

۳۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ

لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسرالصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتی لایقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جبکہ عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان اتریں گے۔ حاکم عادل کی حیثیت سے صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جنگ ختم کر دیں گے اور ان کے دور میں مال اس طرح بہا پڑے گا کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا اور لوگوں کی نظروں میں ایک سجدہ کی قدر و قیمت دنیا و مافیہا سے بڑھ جائے گی۔

۴۔ عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الانبیاء اخوة العلاة ابوہم واحد وامہاتہم شتی شتّٰی وانا اولی الناس بعیسی ابن مریم لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل فاذارأیتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع الی الحمرة والبیاض سبط کان راسہ یقطرون لم یصبہ بلل بین ممصرتین فیکسرالصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیتہ ویعطل الملل حتی یہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا غیر الاسلام ویہلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال الکذاب وتقع الامنتہ فی الارض حتی ترتع الابل مع الاسد جمیعاً والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان والغلمان بالحیات لایضربعضہم بعضا فیمکث ماشاء اللہ ان یمکث ثم یتوفیٰ فیصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ۔ (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے انبیاء ہیں سب باپ شریک بھائی کی طرح ہیں کہ والد ایک اور ماں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک سب سے زیادہ میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہ ضرور اتریں گے اور جب تم ان کو دیکھو تو فوراً پہچان لینا کیونکہ ان کا قد میانہ ہوگا رنگ سرخ و سفید کنگھی کئے ہوئے سیدھے سیدھے بال یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے اگرچہ اس پر کہیں تری کا نام نہیں ہوگا۔ دو گیرو رنگ کی چادریں اوڑھے ہونگے وہ اتر کر صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے اور تمام مذاہب کو اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں ختم کر دیں گے صرف دین اسلام ہی باقی رہے گا اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کریگا (جو عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا) اور زمین پر امن امان کا وہ نقشہ قائم ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ چیتے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور (چھوٹے) بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے (مگر) وہ ایک دوسرے کو ذرہ برابر تکلیف نہ دیں گے اسی حالت پر جب تک اللہ چاہے گا (عیسیٰ علیہ السلام) رہینگے (مدت کی وضاحت دوسری احادیث میں مذکور ہے) پھر ان کی وفات ہوگی مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔

ان دونوں احادیث میں جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لفظ استعمال ہوا ہے وہ "ینزلُ اور نازل" ہے جو

اترنے کے معنی میں ہے۔ کسی حدیث میں نہیں کہ عیسیٰ پیدا ہوگا۔

دوسری بات کہ جس کے اترنے کے بارے حکم ہے وہ عیسیٰ بن مریم ہے۔

لیکن یہ نزول دمشق کی جامع مسجد میں صبح کی نماز کے وقت اس حالت میں ہوگا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک فرشتوں پر رکھے ہوئے ہونگے آپ کے ہاتھ میں ایک نیزہ (حربہ) ہوگا جس سے دجّال کو قتل کریں گے۔

اترتے وقت لوگ مسجد میں نماز کیلئے صفیں درست کر رہے ہونگے۔ جن کی تعداد آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں (جو دجّال کے قتل کرنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہونگے) بتائی گئی ہے۔ جن کی امامت کیلئے امام مہدی (جن کا نام محمد باپ کا نام عبداللہ ماں کا نام آمنہ خاندان ہاشمی جو حضرت حسنؓ بن علیؓ کی اولاد سے تعلق رکھتے ہونگے اور دائیں رخسار پر تل کا نشان ہوگا) تیار کھڑے ہونگے مگر عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے باعث مصلیٰ سے پیچھے ہٹنے لگیں گے۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمائیں گے کہ تم خود نماز پڑھاؤ بموجب فرمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم۔

فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرھم تعال فصل فیقول لان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ علی ھذہ الامۃ (مسلم)

پس عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور مسلمانوں کا امیر (مہدی) ان سے نماز پڑھانے کیلئے کہے گا کہ آؤ نماز پڑھاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے یہ نہیں ہوسکتا۔ اس امت کا اللہ کی طرف سے اعزاز و اکرام ہے کہ تم خود ہی ایک دوسرے کے امام و امیر ہو۔

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذانزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منک (بیہقی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

نماز سے فراغت کے بعد مسجد کا دروازہ کھلوائیں گے اور اس کے پیچھے دجّال اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہوگا آپ علیہ السلام مسلمانوں کی معیت میں دجّال اور ان کے ساتھیوں سے جہاد کریں گے بالآخر دجّال بابِ لُد (جو فلسطین میں واقع ہے) پر قتل ہوجائیگا۔ اس کے بعد تمام دنیا کے افراد مسلمان ہوجائیں گے اور جو یہودی باقی ہونگے چن چن کر قتل کر دیئے جائیں گے اگر کوئی یہودی کسی درخت یا پہاڑ کی اوٹ میں چھپنے کی کوشش کریگا تو وہ درخت یا پہاڑ بتادیگا کہ یہودی چھپا ہوا ہے مختصر یہ کہ جب کافر ہی کوئی نہ رہیگا تو جہاد کس سے کیا جائے جس کے باعث جہاد موقوف کر دیا جائیگا ایسے ہی جزیہ کا حکم کہ وہ بھی کافروں سے وصول کیا جاتا ہے۔ مال و زر اتنا عام ہو جائیگا کہ صدقہ و خیرات لینے والا کوئی نہ ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تقریباً چالیس یا پینتالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے خاندان میں شادی کریں گے جس سے آپ کی اولاد ہوگی۔

حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق آپ حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام کی قبر اطہر پر حاضری دیکر سلام پیش کریں گے جس کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عنایت فرمائیں جس کو

سب سامعین حاضرین سنیں گے۔

تقریباً چالیس یا پینتالیس سال دنیا میں قیام فرمانے کے بعد حسب قانون ایزدی (کل نفس ذائقۃ الموت) آپ کا انتقال ہوگا۔ مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور آپ حضور علیہ الصلاۃ و السلام کے ساتھ دفن ہوں گے بمطابق فرمان حضور علیہ السلام۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج ویولدلہ ویمکث خمساً واربعین سنتہ ثم یموت فیدفن معی فی قبری(مشکوۃ)

آپ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے زمین کی طرف پھر شادی کریں گے اس سے ان کی اولاد ہوگی پنتالیس سال زمین پر رہیں گے پھر انتقال ہوگا میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہونگے مدفن عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق یہ ارشاد زیادہ واضح ہے کہ حضور علیہ اسلام سے حضرت عائشہؓ نے آپ کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی جس پر آپ نے جواب فرمایا۔

انی بذالک من موضع مافیہ الاموضع قبری وقبرابی بکروعمر وعیسیٰ بن مریم (ابن عساکر)

بھلامیں کیسے اس کی اجازت دے سکتا ہوں یہاں تو صرف میری قبر اور ابوبکر و عمر اور عیسیٰ بن مریم کی قبر مقدر ہے۔ اس ارشاد کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے اور قیامت کے روز یہ چاروں بزرگ ایک ہی جگہ سے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکلیں گے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے

منها خلقتكم وفيها نعيد كم ومنها نخرجكم تارةً أخرىٰ۔

احرار ختم نبوت سنٹر کی تعمیر

جدید مرکز احرار دارالعلوم ختم نبوت اور احرار ختم نبوت سنٹر بالمقابل مرکزی مسجد عثمانیہ، معاویہ چوک، ھاؤسنگ سکیم چیچاوطنی۔ کی تعمیر کا کام جاری ہے ضلع ساہیوال بالخصوص علاقہ چیچاوطنی کے ساتھی خصوصی توجہ فرمائیں۔

رابطہ:۔ دفتر احرار جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچاوطنی۔

دعائے صحت

جلال پور پیر والہ سے ہمارے مہربان ڈاکٹر رشید یزدانی صاحب ٹریفک کے ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔